السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حصول زینت کی کاروائیوں کا کیا حکم ہے؟ کیا ایسے علم کا سیکھنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زینت کا حصول دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو کسی حادثے وغیرہ کے نتیجے میں لاحق عیب کا ازالہ کرنا، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو سونے کی ناک لگوانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جس کی ناک ایک جنگ میں کٹ گئی تھی۔ دوسرے یہ کہ اضافی حسن وجمال کا حصول مطلوب ہو۔ اس سے کسی عیب کا ازالہ نہیں بلکہ حسن میں مزید نکھار کرنا مقصود ہوتا ہے، تو یہ ناجائز اور حرام ہے، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بال نوچنے والی، اس کا مطالبہ کرنے والی، مصنوعی بال لگانے والی، لگوانے لگی، سرمہ بھرنے والی سب پر لعنت فرمائی ہے، اور یہ اس لیے کہ ان کاروائیوں کا مقصد ازالہ عیب نہیں بلکہ حسن میں کمال پیدا کرنا ہوتا ہے۔ جہاں تک بیوٹی سرجری کا علم حاصل کرنے والے طالب علم کا تعلق ہے تو اس علم کے سیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں اس علم کو حرام مواقع پر استعمال نہیں کرنا چاہیے، بلکہ جو شخص ایسا کرنا چاہے تو اسے اس سے پرہیز کرنے کی تلقین کرنی چاہیے، اس لیے کہ وہ حرام ہے کیونکہ عموماً اگر ڈاکٹر کسی بات کی تلقین کرے تو لوگوں پر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین ۔ ۔ ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

مختلف فتاویٰ جات، صفحہ: 340

محدث فتویٰ